اردو

یوم عرفہ

سے متعلق 55 فوائد

تالیف

محمد صالح المنجد -حفظہ اللہ-

اردو ترجمہ

محفوظ عالم نسیم أحمد نوری

تصحیح ومراجعہ

ممتاز عالم نسیم أحمد مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

یہ **یوم عرفہ** سے متعلق چند فوائد و خلاصے کا مجموعہ ہے، اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس سے نفع پہونچائے۔

محمد صالح المنجد

(۱) یوم عرفہ دنیا کے افضل ترین دس دنوں میں سے ایک ہے، جو کہ ان میں قربانی کے دن کے بعد سب سے افضل ہے، بلکہ بعض علماء کے نزدیک اس سے بھی افضل ہے، اور بعض کہتے ہیں: یہی حج اکبر کا دن ہے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ قربانی کا دن اس سے افضل ہے، اور وہی حج اکبر کا دن ہے، حدیث میں ہے کہ: ((اللہ کے نزدیک سب سے بڑا دن قربانی کا دن ہے))[1]۔

(۲) یوم عرفہ دنیا کے افضل ترین عشرہ کا نواں دن ہے، جو کہ اس عشرہ کے آخری دن سے پہلے آتا ہے، یہ فضیلت کا وقت اور بہت ہی مختصر ہوتا ہے، لہذا مومن اس دن کے اوقات کو غنیمت تصور کرتے ہوئے اس میں رب کو پسندیدہ اعمال کی طرف پیش قدمی کرتا ہے۔

(۳) یوم عرفہ ہی دین کی تکمیل اور مسلمانوں پر نعمت الہی کے اتمام کا دن ہے: ایک یہودی نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا: اے

(۱) اسے ابوداؤد نے "۱۷٦٥" روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح کہا ہے۔

امیر المومنین تم اپنی کتاب (قرآن) میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (نزول کے) دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ((کون سی آیت؟)) اس نے کہا: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الإسلام دينا﴾ [المائدۃ: ٣]، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم پیارے نبی ﷺ پر اس کے نزول کا دن اور جگہ سب جانتے ہیں، آپ جمعہ کے دن عرفہ میں کھڑے تھے ((تب یہ نازل ہوئی تھی))[1]۔

(٤) اللہ تعالیٰ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن ہی دین کو مکمل کیا، جمہور مفسرین کہتے ہیں کہ: اللہ نے اس کو سارے ادیان (باطلہ) پر غالب کر کے مکمل کیا، لہذا اس سال کسی مشرک نے مسلمانوں کے ساتھ حج نہیں کیا، اور اللہ نے اس دین کے بڑے بڑے فرائض اور حلال

(1) اس کو بخاری؛ (٤٥) مسلم (٣٠١٧) نے روایت کیا ہے۔

و حرام کی تکمیل کے ساتھ اس دین کو مکمل کیا، اور اس آیت کی نزول کے بعد بھی کئی احکام جیسے آیت ربا، آیت کلالہ وغیرہ کا نزول ہوا[1]۔

(٥) یوم عرفہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دنوں میں سے ہے، اللہ نے اس دن کو عظمت اور دیگر ایام سے اعلی قدر و منزلت عطا کی ہے، وہ اس دن اپنے بندوں پہ نوازش کرتا ہے، اس دن دعائیں قبول ہوتی ہیں، خطائیں معاف ہوتی ہیں، لغزشیں مٹتی ہیں، اللہ سے خوف و امید کے ساتھ ہاتھ بلند ہوتے ہیں، اس دن اہل عرفات کے ذریعے اللہ فرشتوں پہ فخر کرتا ہے۔

(٦) اللہ تعالی کا اس دن کی قسم کھانا اس کی فضیلت پر دلیل ہے، کیونکہ وہ صرف عظیم چیزوں کی ہی قسم کھاتا ہے، اللہ کا فرمان ہے: ﴿وشاهد و مشهود﴾ [البروج:٣] پس یوم عرفہ ہی "یوم مشہود" ہے کیونکہ لوگ اسی دن عرفہ میں پہونچ کر اکٹھا ہوتے ہیں، ایک

([١]) دیکھیے تفسیر الطبری (٨/٨٠) ، تفسیر البغوی (٣/١٣)، تفسیر ابن عطیۃ (٢/١٥٤) ، اور شوکانی کی فتح القدیر (٢/١٣)۔

مرفوع حدیث میں اس کی تفسیر یوں ہے کہ :(("یوم موعود" سے مراد قیامت کا دن، "یوم مشہود" سے مراد عرفہ کا دن اور "شاہد" سے مراد جمعہ کا دن ہے))[1]۔

(۷)میدان عرفہ میں حجاج کا اکٹھا ہونا قیامت کے دن اکٹھے ہونے کی یاد دہانی کراتا ہے اور سفید کپڑوں کا احرام موت وکفن کی یاد دلاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے قیامت سے متعلق فرمایا: ﴿إن في ذلك لأية لمن خاف عذاب الآخرة ذلك يوم مجموع له الناس وذلك يوم مشهود﴾ [ھود:۱۰۳]۔

(۸)﴿والشفع والوتر﴾[الفجر:۳] میں جس "وَتْر" کی قسم اللہ نے کھائی ہے اس سے مراد یوم عرفہ ہے جو کہ اس کی فصیلت پر دلیل ہے۔ابن عباس، عکرمہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ :"الشفع" جفت سے مراد

(1) اسے ترمذی نے (۳۳۳۹) روایت کیا ہے اور شیخ البانی نے حسن کہا ہے۔

قربانی کا دن ہے، کیونکہ وہ دسواں دن ہوتا ہے، اور "الوتر" طاق سے مراد یوم عرفہ ہے کیونکہ وہ نویں دن آتا ہے[1]۔

(۹) ابو زبیر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک صحیح روایت میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((اللہ کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں، اس دن وہ آسمان دنیا پر نازل ہو کر زمین والوں کے ذریعے آسمان والوں پر فخر کرتا ہے))[2]۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ((وہ دن کتنا اچھا ہے جس دن اللہ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں، لوگوں نے سوال کیا: اے ام المومنین وہ کون سا دن ہے؟ فرمایا: ((وہ عرفہ کا دن ہے))[3]۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ((بہت سی صحیح احادیث میں اللہ کے عرفہ کی صبح آسمان دنیا پر نازل ہونے کا ذکر کیا ہے))[4]۔

---

(۱) دیکھیے تفسیر طبری (۲۴/۳۴۸)، تفسیر قرطبی (۲۰/۴۰)، تفسیر ابن کثیر (۸/۳۹۱)۔

(۲) ابن حبان (3583) وغیرہ.

(۳) دیکھیے امام دارمی کی "الرد علی الجہمیۃ" (۱۳۷)، اور لالکائی کی "شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ" (۳/۴۹۹)۔

(۴) مجموع فتاویٰ (۵/۳۳۷)۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ اہل عرفات اور مختلف شہروں میں موجود افراد میں سے جسے چاہتا ہے جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا کر کے اس پر احسان کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد والا دن دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے عید کا دن بن جاتا ہے، کیونکہ عرفہ کی آزادی اور مغفرت میں سب شامل ہوتے ہیں، اور تمام مسلمان ہر سال حج کے موسم میں اکٹھا نہیں ہوتے ؛ کیونکہ اللہ نے بندوں پر رحم اور آسانی کا معاملہ کرتے ہوئے اسے ہر سال فرض نہ کر کے پوری زندگی میں صرف ایک بار ہی فرض کیا ہے[1]۔

(۱۱) عرفہ کا دن اللہ سے احسان کی امید رکھنے اور اس کی رحمت سے عدم مایوسی کا دن ہے، نیز عرفہ کا دن اس امید کا بھی دن ہے کہ اللہ عرفہ میں ٹھہرے لوگوں پر ضرور رحمت و مغفرت کا معاملہ کرے گا، عبداللہ بن المبارک کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے پاس عرفہ کی صبح تب آیا جب آپ اپنے دونوں گھٹنوں پہ جھکے ہوئے تھے اور آنکھوں سے

([1]) لطائف المعارف (ص ۲۷۶)۔

آنسو جاری تھے، میں نے کہا: اس پورے مجمع میں سب سے بری کیفیت کس کی ہے، تو جواب دیا کہ ؛وہ جو یہ سوچتا ہے کہ اللہ ان کو معاف نہیں کرے گا[1]۔

(١٢) جہنم سے آزادی اور گناہوں کی بخشش یوم عرفہ کی بہت بڑی فضیلت ہے،اور یہ فضیلت صرف حجاج اور عرفہ میں ٹھہرے لوگوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ یہ ان تمام مسلمانوں کے حق میں بھی ہے جو جہنم سے آزادی اور مغفرت کے اسباب اختیار کرتے ہیں۔

(١٣) اس دن کی یہ فضیلت اور اس (فضیلت) کا عرفہ میں ٹھہرے ہوئے یا دیگر شہروں میں مقیم تمام مسلمانوں کے حق میں ہونے کی وجہ سے جگہ اور وقت دونوں کی فضیلت یکجا ہو جاتی ہے۔

(١٤) ایک مسلمان کو اس دن کثرت سے اطاعت اور تقرب الٰہی کے وہ تمام امور انجام دینا چاہیے جن سے رب کی مغفرت اور جہنم سے

([1]) لطائف المعارف (ص ٢٨٧)۔

آزادی کی امید ہو، جیسے: کثرت سے ذکر الٰہی خصوصاً توحید (لا الہ الا اللہ) کی گواہی، جو کہ ((دین اسلام کی اصل اور بنیاد ہے، اسے ہی اللہ نے اس دن پورا کیا تھا))[1]۔

(۱۵) حدیث میں ہے کہ: ((بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے اور بہترین (دعا وہ ہے) جو میں کہتا ہوں اور مجھ سے پہلے نبیوں نے بھی کہا ہے: ((لا الــه الا الله، وحــده لا شــريك لــه، لــه الملــك ولــه الحمد، وهو علي كل شي قدير))اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریفیں ہیں، وہ تمام چیزوں پر قادر ہے))[2]۔

جبکہ ایک دوسری روایت ہے: نبی کریم کی عرفہ کے دن زیادتر یہی دعا ہوتی تھی کہ: ((لا الــه الا الله، وحــده لا شــريك لــه، لــه الملــك ولــه الحمد،بيــده الخيــر، وهــو علــي كــل شــيء

(۱) لطائف المعارف (ص ۲۸۳)۔

(۲) اسے امام ترمذی نے "۳۵۸۵" روایت کیا ہے اور شیخ البانی نے حسن کہا ہے۔

قــدیر)) (اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریفیں ہیں، اسی کے پاس خیر و بھلائی ہے، وہ تمام چیزوں پر قادر ہے)[1] ۔

(١٦) جیسا عمل ہوگا بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا، جو (اس دن) غلام آزاد کرے اللہ اسے جہنم سے آزاد کرے گا، کثرت سے لا الہ الا اللہ کہہ کر اور توحید کو ثابت کر کے جو مسلمان اللہ کا ذکر کرے تو وہ غلام آزاد کرنے کے ثواب کا مستحق ہوگا، اور جو غلام آزاد کرے کرے جہنم سے اس کی آزادی لازم ہو جاتی ہے۔

(١٧) توحید کی گواہی بھی غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اس کے ذریعے بھی جہنم سے آزادی لازم ہو جاتی ہے، حدیث میں ہے: ((جس نے ایک دن میں سو بار (لا الـه الا الله، وحده لا شريك لـه، لـه الملك وله الحمد، وهو علي كل شي قدير) ۔اللہ کے سوا کوئی

([1]) اسے امام احمد نے (٦٩١٦) روایت کیا ہے اور "مسند احمد" کے محققین نے 'حسن لغیرہ' کہا ہے۔

معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریفیں ہیں،اسی کے پاس خیر و بھلائی ہے، وہ تمام چیزوں پر قادر ہے) کہا تو اس کا (یہ کہنا) اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، نیز اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ مٹا بھی دیے جاتے ہیں))[1]۔

(۱۸) اخلاص اور سچائی کے ساتھ کلمہ توحید کا اقرار ((گناہوں کو مٹاتا ہے، اسے بالکل صاف کر دیتا ہے، ایک بھی گناہ باقی نہیں بچتا ہے، اور ایک بھی عمل اس سے بڑھ کر نہیں ہے،اور جس نے اسے صدق دل سے کہا اللہ نے اس پر جہنم کو حرام کر دیا ہے))[2]۔

(۱۹) سلف صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین اس دن نیک عمل اور بھلائی کے لیے بہت محنت کیا کرتے تھے، حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ عرفہ میں قیام کرتے، ان کے ساتھ قلادہ (پٹہ) پہنائے ہوئے سو اونٹ اور سو

([۱]) اس بخاری (۳۲۹۳) اور مسلم (۲۶۹۱) نے روایت کیا ہے۔

([۲]) لطائف المعارف (ص ۲۱٤)۔

غلام بھی ہوا کرتے تھے، وہ ایک غلام کو آزاد کرتے اور لوگ روتے ہوئے چیخیں مار کر دعا کرتے ہوئے کہتے کہ: ((اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے، اس نے اپنے غلام کو آزاد کیا ہے، اور ہم تیرے بندے ہیں تو ہمیں آزاد کر))[1]۔

اور جس نے بھی مومنہ لونڈی آزاد کی اللہ اس کی ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرانے والے کے عضو کو آزاد کرے گا۔

(۲۰) اس دن کی تمام اوقات میں، تمام احوال میں، کھڑے، بیٹھے، لیٹے، پیدل سوار، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

(۲۱) جب عرفہ اور جمعہ، یا عید (جمعہ)اور عید اکٹھے ہو جائیں: تو دو سب سے افضل ایام جمع ہونے کی وجہ سے یہ بہتر ہی بہتر ہیں، نیز اس لیے بھی (جمعہ اور عرفہ کا جمع ہونا) بہتر ہے کیونکہ یہ نبی کریم کے وقوف عرفہ سے مشابہ ہو جاتا ہے(اس دن بھی جمعہ اور عرفہ ایک ساتھ ہی تھے)اور ان کا اجتماع اس لیے بھی بہتر ہے کہ (جمعہ کے دن) عصر بعد قبولیت دعا کا

([1]) لطائف المعارف (ص ۲۸۳)۔

وقت اور اہل عرفہ کی دعا وخاکساری کا وقت جمع ہو جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بھی فضائل کے سبب ان کا جمع ہونا باعث خیر ہی خیر ہے[1]۔

(٢٣) بعض لوگوں کا یہ عقیدہ کی عرفہ اور جمعہ کا اکٹھا ہونا سات، ستر یا بہتر وغیرہ حج کے برابر ہے تو یہ عقیدہ باطل اور بے بنیاد ہے۔

(٢٤) غیر حجاج کے لیے عرفہ کا روزہ نبی کریم ﷺ کی سنت اور بہت بڑی نعمت ہے، کیونکہ یہ گزشتہ اور آئندہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے: ((عرفہ کے روزے کی بابت مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ یہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہوگا))، دوسری روایت کے مطابق: ((گزشتہ سال اور آنے والے سال کا کفارہ ہوگا))[2]۔

(٢٥) نفلی متعین روزے میں - جس میں عرفہ بھی ہے- بہتر اور مکمل یہی ہے کہ رات میں ہی نیت کرلی جائے تاکہ بغیر کسی کمی کے مکمل اجر حاصل ہو، نیز سحری بھی نیت سے ہو جائے۔

([1]) دیکھیے "زاد المعاد" (١/٦٠)۔

([2]) اسے مسلم نے (١١٦٢) نے روایت کیا ہے۔

(٢٦) اہل و عیال اور جن پر بھی انسان کو دسترس حاصل ہو ان سب کو عرفہ کے روزہ اور سحری کے لیے حکم دینا چاہیے، سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ((اپنے خادموں کو بھی عرفہ کے روزے کے لیے سحری کی خاطر بیدار کرو))۔

(٢٧) جب جمعہ اور عرفہ یا سنیچر اور عرفہ اکٹھا آجائیں تو صرف اسی دن کا روزہ رکھنے میں نا تو کوئی ممانعت ہے اور نا ہی کوئی کراہت، کیونکہ یہ جمعہ یا سنیچر کا روزہ نہیں بلکہ اس دن کا روزہ ہے جس میں روزے کو مشروع کیا گیا ہے[1]۔

(٢٨) جس شخص پر رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہو اس کے لیے پہلے عرفہ کا نفلی روزے رکھنے پھر قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ صحیح قول کے مطابق رمضان المبارک کے روزوں کی قضا سے پہلے نفلی روزے رکھنا جائز ہے۔

---

(١) دیکھیے "فتح الباری" (٤/٢٣٤)، "فتاوی ابن باز" (١٥/٤١٤)، "فتاویٰ ابن عثیمین" (٢٠/٥٨)۔

(۲۹) جس پر رمضان المبارک کے روزوں کا قضا ہو اگر وہ عرفہ کے دن قضا کی نیت سے روزے رکھے تو اس کی قضا ہو جائے گی اور بعض اہل علم کے نزدیک اس کے لیے ثواب عرفہ کی بھی امید ہے، ایسی صورت میں وہ قضا اور عرفہ دونوں کی اجر کا مستحق ہو گا، شیخ ابن عثیمین کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

(۳۰) لیکن بہتر یہی ہے کہ قضاء کو عرفہ کے علاوہ کسی اور دن پورا کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے عرفہ کے دن عرفہ کا ہی نفلی روزہ رکھے، تاکہ دونوں فضیلتوں کا مستحق ہو[1]۔

(۳۱) اس دن مسافر کا بغیر کسی مشقت کے روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۲) اگر کوئی اس دن کے روزے کا پابند تھا لیکن عذر جیسے: مرض، حیض، دودھ پلانے، کے سبب سے روزہ نہ رکھ سکے تو وہ صرف نیت

([1]) دیکھیے "فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (۱۰/۳۹۸)۔

سے ہی اس کے اجر کا مستحق ہو گا، لیکن اسے نیکی اور مغفرت کے دوسرے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے، حدیث میں ہے:((جب بندہ مریض یا مسافر ہو تو اس کے حق میں وہی اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ حالت اقامت و صحت میں کرتا تھا))(1)۔

(۳۳) اس بات کی کوشش کرو کہ عرفہ کے دن کا سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی تمہارے گناہ بھی غروب (ختم) ہو جائیں۔

(۳٤) غیر حجاج عرفہ کے دن فجر سے ہی فرض نمازوں کے بعد تکبیر مقید کا آغاز کر دینگے، جبکہ حجاج قربانی کے دن ظہر سے تکبیر مقید کا آغاز کرینگے، اور تکبیرات کا یہ سلسلہ تیسری ایام تشریق کی عصر بعد ختم ہو گا۔

(۳٥) یوم عرفہ میں دعا کی قبولیت کا (قوی) امکان ہوتا ہے، لہذا ہمیں اس دن محنت سے، عاجزی و انکساری کے ساتھ، ہاتھوں کو اٹھا کر

---

(1) اسے بخاری نے (۲۹۹٦) روایت کیا ہے۔

،روتے ہوئے، کثرت سے دنیاوآخرت کی بھلائی سے متعلق دعائیں کرنی چاہئے: "بہترین دعاء عرفہ کے دن کی دعا ہے"[1]۔

(٣٦) یادرہے کہ: دعاء میں یکسوئی،دھیان بھٹکانے والے أمور سے اجتناب اور اللہ کے قرب وکرامت کا احساس ہی سچے دل سے گڑگڑا کر رب تعالیٰ سے مانگنے میں سب سے زیادہ معاون ومددگار ہے۔

(٣٧) بہتر یہی ہے کہ قرآن و سنت میں وارد اذکار سے دعا کی جائے، جیسے:﴿ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار﴾ [البقرة:٢٠١]، ((اللهم اني اسئلك الهدي والتقي والعفاف والغني))، ((اللهم أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري، وأصلح لي دنياي التي فيها معاشي، وأصلح لي آخرتي التي فيها معادي، واجعل الحياة زيادة لي في كل خير، واجعل

(١) اسے امام ترمذی نے (٣٥٨٥) روایت کیاہے اور البانی نے حسن کہاہے۔

الموت راحة لي من كل شر))، اوران کے علاوہ دیگر ماثور وجامع دعائیں۔

(۳۸) ہم عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کی ان دعاؤں کا اہتمام کریں جن میں بخشش، رحمت، آزادی، معافی، اخلاص، ہدایت، پرہیز گاری، پاکدامنی، بے نیازی، پردہ پوشی، رزق، حفاظت، صحت، مدد، امن، اور سب سے بڑھ کر فردوس اعلی اور رحمن کے چہرے کی دیدار کے لذت کو طلب کیا گیا ہے۔

(۳۹) مناسب یہ ہے کہ اس دن ہم اپنے آپ کو ذکر، دعا، تلاوت، مختلف اذکار، اپنے حق میں والدین، اولاد رشتہ دار اور دوستوں کے حق میں، علماء مشائخ اور تمام مسلمانوں کے حق میں دعا کے لیے فارغ کرلیں، اس دن ہم تساہل سے اجتناب کریں، کیونکہ دیگر ایام کی طرح اس دن کا تدارک ممکن نہیں ہے۔

(٤٠) ابن عمر رضی اللہ عنہما اس دن کی دعاؤں میں یہ بھی شامل ہوتی تھی: ((لا الـه الا الله، وحـده لا شـريك لـه، لـه الملك وله الحمد، وهو علي كل شي قدير اللهم اهدنا بالهـدى، وزينـا بـالتقوي، واغفـر لنـا فـي الآخـرة والاولـــي))۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تعریفیں ہیں، اسی کے پاس خیر و بھلائی ہے، وہ تمام چیزوں پر قادر ہے، اے اللہ ہمیں ہدایت کی توفیق دے، ہمیں تقویٰ سے مزین کر، دنیا و آخرت میں ہمیں بخش دے۔ پھر وہ اپنی آواز پست کرتے ہوئے کہتے: ((اللهـم انـي اسـئلك مـن فضـلك و عطائك رزقا طيبا مباركا، اللهم انك أمرت بالدعاء، و قضيت على نفسك بالاستجابة، وأنت لا تخلف وعدك، ولا تكذب عهدك.

اللهم ما أحببت من خير فحببه إلينا و يسره لنا وما كرهت من شيء فكرهه إلينا و جنبناه، ولا تنزع عنا الإسلام بعد اذ أعطيتنا))۔

(اے اللہ میں تیرے فضل وکرم سے تجھ سے پاکیزہ اور بابرکت رزق مانگتا ہوں، اے اللہ تونے دعا کا حکم دیا، اور دعا کی قبولیت کو اپنے پر لازم کر دیا، اور تو نا اپنے وعدے کی مخالفت کرتا ہے اور نا ہی اپنے عہد میں جھوٹا ہوتا ہے۔ اے اللہ جو تجھے پسند ہے وہ ہمیں بھی محبوب کردے اور ہمارے لیے آسان بنادے، اور جو تو پسند نا کرے اللہ اسے ہمارے لیے بھی نا پسند بنادے اور ہمیں اس سے بچا، اے اللہ ہمیں اسلام کی دولت عطا کرنے کے بعد اسے ہمارے دلوں سے نہ نکال)[1]۔

(٤١) مسلمانوں کو اس دن رب کی مغفرت اور جہنم سے آزادی کی امید کرتے ہوئے اپنے اعضاء کی حرام کاموں سے حفاظت کرنا چاہیے اور انہیں گناہوں سے بچانا چاہیے، اور اپنے رب سے توبہ کرتے ہوئے کبھی بھی ان گناہوں کی طرف نہ پلٹنے کا عہد کرنا چاہیے، اور جو گناہ ہوگئے ہیں ان پر نادم ہونا چاہیے، اور یہ کیفیت (صرف اس دن کے ساتھ

([1]) اسے امام طبرانی نے "الدعاء" میں (٨٧٨) روایت کیا ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے "العمدۃ" کی شرح میں (٣/٥٠٩، المناسک) اس کی سند کو جید کہا ہے۔

خاص نہیں بلکہ) پورے سال ہونی چاہیے، ایک روایت میں ہے: " ان هذا يوم من ملك فيه سمعه وبصره ولسانه، غفر له" بیشک اگر کوئی اس دن اپنی کان، آنکھ اور زبان پہ مالک ہو گیا (انہیں اطاعتِ رب میں لگا کر) تو اسے معاف کر دیا جائے گا[1]۔

(٤٢) حج کا سب سے بڑا رکن میدان عرفات میں ٹھہرنا ہے اور وادی عرنہ کے علاوہ پورے عرفات میں کہیں بھی ٹھہر سکتے ہیں، حدیث میں ہے: ((عرفات (میں ٹھہرنا) ہی حج ہے))[2]۔

(٤٣) حجاج کرام منی سے عرفہ میں قیام کے لئے نویں ذی الحجہ کی صبح کو ویسے ہی تکبیر اور تلبیہ کرتے ہوئے روانہ ہونگے، جیسے صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے

(١) اسے امام احمد نے (١٤٠٣) روایت کیا ہے، امام منذری واحمد شاکر نے صحیح کہا ہے اور البانی نے ضعیف کہا ہے۔

(٢) اسے ابوداؤد (١٩٤٩) ترمذی (٨٨٩) نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح کہا ہے۔

ہیں :((تلبیہ کہنے والے کو تلبیہ کہنے سے اور تکبیر کہنے والے کو تکبیر کہنے سے نہیں منع کیا جاتا تھا))[1]۔

(٤٤) میدان عرفات میں ٹھہرنے کا وقت عرفہ کے دن سورج کے زوال سے قربانی کے دن سورج طلوع ہونے تک ہے۔

(٤٥) اگر کوئی قربانی کے دن سورج طلوع ہونے سے پہلے عرفہ میں نہ ٹھہر سکا تو اس کا حج چھوٹ گیا لیکن اگر کوئی طلوعِ فجر سے پہلے تھوڑے مدت کے لئے بھی ٹھہر گیا تو اس نے حج کو پالیا۔

(٤٦) اگر کوئی دن میں عرفات پہونچا تو اسے سورج غروب ہونے تک وہیں ٹھہرنا ہے، کیونکہ نبی کریم سورج غروب ہونے تک ٹھہرے تھے اور کہا تھا:((تم (مجھ سے) اپنے (طریقہ) حج کو سیکھ لو))[2]۔

---

(١)اسے بخاری(٩٧٠) مسلم(١٢٨٥) نے روایت کیاہے۔

(٢)اسے مسلم(١٢٩٧) نے روایت کیاہے۔

اوراس لئے بھی کہ غروب سے پہلے عرفات سے نکلنا جاہلیت کے ان کاموں میں سے جس کی اسلام نے مخالفت کی ہے۔

(٤٧) اگر کوئی دن میں ٹھہر کر غروب سے پہلے ہی عرفات سے چلا جائے تو اس پر دم واجب ہے، لیکن اگراس مخالفت کی جانکاری کے بعد وہ پھر عرفات میں غروب شمس کے تھوڑے دیر بھی ٹھہر لے تو اس پر کچھ نہیں ہو گا۔

(٤٨) اگر کوئی دن میں نہ پہونچ کر رات میں پہونچے اور صرف رات ہی گزارے تو کافی ہے،اس پر دم نہیں ہو گا۔

(٤٩)رسول اللہ ﷺ کے عمل کی وجہ سے حجاج کے لیے امام کے پیچھے ظہر و عصر کی نماز کے لئے جمع وتقدیم مسنون ہے،ورنہ (امام کے ساتھ نہ ہونے کی صورت میں) کوئی اذان دے گا اور سب اپنے ہی خیموں میں نماز ادا کرلیں گے۔

(۵۰) حاجی عرفات میں ذکر، دعا اور تلاوت قرآن میں مشغول رہے، اور خاص طور سے دعا کا اہتمام کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ((عرفہ کی دعاء سب سے بہترین دعاء ہے))[1]۔

(۵۱) عرفہ کا دن بخشش اور جہنم سے آزادی کا دن ہے، حدیث میں ہے: ((ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں اللہ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہو، وہ اس دن اپنے بندوں سے قریب ہو کر، ان کے ذریعے سے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے: یہ (میرے بندے) کیا چاہتے ہیں؟))[2]۔

اور اللہ کا سب کچھ جانتے ہوئے فرشتوں سے یہ پوچھنا کہ یہ سب کیا چاہتے ہیں؟ یعنی اپنے اہل و عیال اور وطن کو چھوڑ کر، اپنے مال کو خرچ کر کے، اپنے چوپایوں کے پیچھے آکر یہ کیا چاہتے ہیں؟ یہ تو صرف بخشش، رضامندی، قربت اور جہنم سے آزادی چاہتے ہیں، اور جو اس نیت سے آئے

(۱) اسے ترمذی نے (۳۵۸۵) روایت کیا ہے اور البانی نے حسن کہا ہے۔
(۲) اسے مسلم (۱۲۳۸) نے روایت کیا ہے۔

اسے (خالی ہاتھ) لوٹنے کا خوف نہیں ہوتا ہے، تو گویا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ: جو کچھ یہ چاہتے ہیں وہ ان کو ملنے والی ہے اور ان کے اعمال و نیت کے بقدر ان کے درجات (بھی بلند) ہونگے[1]۔

(۵۲) ایک دوسری روایت میں ہے: ((اللہ تعالیٰ عرفات والوں کے ذریعے آسمان والے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے: میرے ان بندوں کو دیکھو، یہ میرے پاس پراگندہ اور غبار آلود حالت میں آئے ہیں))[2]۔

(شعثا) پراگندہ جسم بال اور کپڑوں والا۔

(غبرا) جس کے اعضاء جسم پر غبار لگے ہوں۔

(۱) مرقاۃ المفاتیح (۵/۱۸۰۰) تصرف کے ساتھ۔

(۲) اسے احمد (۸۰۳۳) ابن حبان (۳۸۵۲) نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث 'صحیح الترغیب' میں بھی ہے۔

(۵۳) علماء کرام کہتے ہیں کہ حجاج کے ذریعے اللہ کا فرشتوں پر فخر کرنا ((اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بخش دیے گئے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کی بخشش اوران کا توبہ قبول کئے بغیر ان پہ فخر نہیں کرے گا[1]))۔

(۵٤) حاجی کیلئے عرفہ کا روزہ جائز نہیں ہے، کیونکہ عرفہ میں ٹھہرے ہوئے لوگوں کے لیے یہ عید کا دن ہے، یہ بخشش اور جہنم سے آزادی کا دن ہے، (روزہ اس لیے جائز نہیں ہے) تا کہ ذکر و دعا کے لیے طاقت فراہم ہو اور نبی کریم ﷺ کی کی اقتدا لازم آئے۔ حدیث میں ہے :((عرفہ اور قربانی کا دن، ایسے ہی ایام تشریق ہم مسلمانوں کے لیے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں))[2]۔

(۵۵) آخری بات...

---

(۱) التمہید لابن عبد البر (۱/۱۲۰)۔

(۲) اسے ابوداؤد (۲٤۱۹) ترمذی (۷۷۳) نے روایت کیا ہے، اور البانی نے صحیح کہا ہے۔

□ جو اس سال عرفہ میں قیام نہ کر سکا ہو وہ اللہ کے ان حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرے جسے وہ جانتا ہے۔

□ جو مزدلفہ میں رات نہ گزار سکے وہ اپنے رب کی اطاعت میں زندگی گزارنے کا قصد کرے جو اسے اللہ سے قریب کر دیں۔

□ جس کے لیے مسجد خیف اور میدان منی میں قیام ممکن نا ہو وہ خوف وامید کیساتھ اللہ کے حقوق ادا کرنے کے لیے مستعد ہو جائے۔

□ جو منی میں ہدی کا جانور قربان نہ کر سکے تو وہ یہیں اپنی خواہشات کو ذبح کر کے اپنے مقصد حیات کو حاصل کر لے۔

جو بیت اللہ کی دوری کے سبب وہاں نہ پہونچ سکے وہ اس گھر کے رب کی طرف رجوع کرے، کیونکہ وہ امید رکھتے ہوئے پکارنے والوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے [1]۔

([1]) لطائف المعارف (ص ۲۸۷)۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی مقبولین میں شامل کر، ہم پر بھی اپنی رحمت و مغفرت کا انعام کرتے ہوئے جہنم سے آزاد لوگوں میں شامل کردے، والحمد للہ رب العالمین

للتواصل والاستفسار:
0505500694

للمساهمة في أنشطة الجمعية:

الحساب العام لدى مصرف الراجحي:
SA59 80000 468608010140007
نرجو إشعارنا بعد التحويل برسالة و اتساب